خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | ہفتہ - ۱۴۱۴ھ، ۲۱-ظہور ۱۳۷۲ہش، ۲۱-اگست ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۸۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت کے نظاروں سے عبرت پکڑو

ان روزانہ موت کے نظاروں سے جو تمہاری آنکھوں کے سامنے اور تمہارے ہاتھوں میں ہوتے ہیں۔ عبرت پکڑو اور خدا تعالےٰ سے مدد چاہو اور کاہلی اور سستی میں وقت ضائع مت کرو۔ مطالعہ کرو اور خوب کرو۔ کہ بچہ سے لے کر جوان اور بوڑھے تک اور بھیڑ، بکری، اونٹ وغیرہ جسقدر جاندار چیزیں ہیں سب مرتے ہیں اور تم نے بھی ایک دن مرنا ہے پس وہ کیا بدقسمت انسان ہے جو اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

جماعت احمدیہ برطانیہ کا حالیہ جلسہ سالانہ میرے تصوّر سے بھی بڑھ کر کامیاب رہا

یہ توحید کی برکت اور اس کا کرشمہ ہے کہ سب جغرافیائی فاصلے مٹ گئے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کا خلاصہ جو ۶ راگست ۱۹۹۳ء کو بیت الفضل لندن سے ٹی وی اور ریڈیو سے براہ راست چار زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ ٹیلی کاسٹ اور نشر ہوا

(اس خطبہ کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۶ اگست - سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۲۸ واں جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اتنا غیر معمولی طور پر کامیاب جلسہ تھا کہ خود میرے تصور میں نہ تھا کہ اتنا کامیاب ہو گا یوں لگتا تھا کہ اللہ اترا ہوا ہے۔ فرشتوں کی فوجیں نازل ہو رہی ہیں اگرچہ ساری دنیا نے یہ جلسہ ٹی وی پر دیکھا لیکن دیکھنا اور بات ہے اور بیچ میں بیٹھ کر شامل ہونے سے جو روحانی کیفیت حاصل ہوتی ہے اس کا تصور بھی باہر بیٹھے ہوئے لوگ نہیں کر سکتے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ خدا کی توحید کی برکت تھی۔ خدا تعالیٰ نے جو فضل فرمائے جو فرما رہا ہے اور فرماتا چلا جا رہا ہے اور دن بدن بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ یہ سب توحید کا کرشمہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ ارشادات اس خطبہ میں فرمائے جو آج بیت الفضل لندن سے حسب معمول دنیا بھر میں براہ راست چار زبانوں اردو انگریزی عربی اور بنگلہ میں ساتھ کے ساتھ ترجمہ کر کے ٹیلی کاسٹ اور ریڈیو کے ۱۶ میٹر بینڈ پر نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا آج جماعت احمدیہ ملائیشیاء کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے جو ۶-۷-۸ اگست تک جاری رہے گا۔ جماعت احمدیہ راڈرک آئی لینڈ، جو جماعت احمدیہ ماریشس کی محنتوں کا پھل ہے۔ ان کا پہلا جلسہ سالانہ ۸ اگست کو ہو رہا ہے اور کینیڈا میں تعلیم (کلام الٰہی) کلاس ۶ تا ۱۵ اگست کو منعقد ہو رہی ہے۔ ان سب نے درخواست کی ہے کہ اس خطبہ میں ان سے بھی مخاطب ہو کر ان کے اجتماعات میں شمولیت کی جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ مختلف اجتماعات جماعت احمدیہ کی عالمی دلچسپیوں کا ایک مرکزی نقطہ بنتے چلے جا رہے ہیں۔ جو امام جماعت کی ذات میں منعکس ہو کر مرکزی بن جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ اجتماعات پہلے بھی ہوتے تھے مگر میں نے انہیں مرکزی اس لئے قرار دیا ہے اب ڈش انٹینا کی وساطت سے یہ ممکن ہو گیا ہے کہ میں بھی ان میں شامل ہو سکوں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ خدائے واحد و یگانہ کی توحید کے مضمون کی عکاسی ہے۔ وہ اس طرح کہ راڈرک آئی لینڈ دنیا کے انتہائی جنوبی علاقے کی ایک آزاد ریاست ہے۔ ملائیشیا انتہائی مشرقی علاقے کا ملک ہے اور کینیڈا شمال مغرب کی انتہا پر واقع ہے۔ ان کا آپس میں اور یہاں لندن سے ہزاروں میل کا فاصلہ ہے لیکن یہ سارے مقامات اپنے فاصلے ختم کر کے امام جماعت کی ذات میں اکٹھے ہو گئے ہیں اور ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس پر ہم اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے اور جتنا شکر ادا کرتے ہیں اتنا اپنی عاجزی کا احساس ہوتا ہے اور یہ شکر جتنا بڑھے گا خدا سے

مسلسل صفحہ ۲ پر

تقریب نکاح

مکرم راجہ غالب احمد صاحب، گلبرگ لاہور سے تحریر فرماتے ہیں:

یکم اگست ۱۹۹۳ء جلسہ سالانہ لندن کے اختتام پر بعد مغرب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے بھانجے عزیزم ودود احمد ابن مکرم کمانڈر محمد اسلم چوہدری کا نکاح عزیزہ محترمہ ڈاکٹر امۃ الودود نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم و محترم صاحبزادہ بریگیڈیر ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کے ساتھ پڑھایا عزیزہ محترمہ نصرت جہاں، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی ہو) کی پوتی اور حضرت نواب مبارکہ بیگم کی نواسی ہیں اور حضرت بانی سلسلہ کی پڑپوتی اور پڑنواسی ہیں۔ عزیزم ودود احمد، محترم والد صاحب راجہ علی محمد صاحب سابق ناظر مال قادیان (جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ کا زمانہ پایا) کے نواسے ہیں۔ سب احباب کو خوشی و مسرت کے ساتھ اس رشتہ کی اطلاع دیتے ہوئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و احسان سے اس رشتہ کو بہت ہی برکتوں والا بنا دے اور حضرت بانی سلسلہ کے درخت وجود کی سرسبز اور ثمردار شاخ بننے کا موجب بنائے۔

مکرم عبدالباسط صاحب کراچی سے لکھتے ہیں:

میرے بیٹے چوہدری انس مختار کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ عابدہ جمال صاحبہ بنت مکرم چوہدری جمال محمد صاحب بعوض پچاس ہزار مارک حق مہر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے بعد عصر مورخہ

باقی صفحہ ۷ پر

یہ شمارہ خطبہ نمبر کے خریداروں کے لئے بھی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

فصل اتنے ہی بڑھتے جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے حالیہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ کی غیر معمولی کامیابی کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ عالمی بیعت نے عالمی سطح پر جو زبردست اثر چھوڑا ہے اس کے بارے میں ٹیلی فون اور فیکسز آ رہی ہیں۔ ایک بچی نے جو میری بیٹی عزیزہ مونا کی شادی میں شرکت کے لئے آئی تھی اس کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ ساری رات روتی رہی کہ اسے بتایا کیوں نہیں گیا کہ یہ جلسہ اتنا عظیم الشان جلسہ ہے کہ وہ اس میں شامل ہوسکتی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ عزیزہ مونا کی شادی میں شرکت ہرگز ضروری نہیں ہے جلسہ سالانہ میں شمولیت ضروری ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی غلطی کرے تو میں اس کو کیسے سمجھاؤں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس جلسہ کی عظیم روحانی کیفیات کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ یہ جلسہ وحدت کا ایک عظیم نشان تھا۔ مشرق مغرب شمال جنوب کے رہنے والے ایک دوسرے کی قومیت کے اختلاف کو بھول گئے اور یہ براہ راست روحوں کا ملاپ تھا۔ بیچ میں سے جسم غائب ہو گئے تھے۔ اور اس کیفیت کو اپنوں کے علاوہ غیروں نے بھی محسوس کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک معزز افریقی دوست کا ذکر کیا۔ جو کٹر اور پرجوش کیتھولک عیسائی تھے اور اب احمدی ہو گئے ہیں، انہوں نے کہا کہ ایک چیز سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا ہو رہا تھا۔ آپ جو بات کہتے تھے وہ سیدھی دل میں اترتی چلی جاتی تھی۔ سب لوگوں کے درمیان کوئی جغرافیائی قید حائل نہیں رہی تھی ہر شخص دوسرے سے جڑا ہوا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دوست بڑے ذہین ہیں۔ انہوں نے بالکل درست تجزیہ کیا۔ جماعت کا مزاج اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا پھل ہم آہنگ ہو گیا تھا۔ میں جب افریقہ کے ممالک نائیجیریا سیرالیون یا کینیڈا یا فجی وغیرہ ممالک کے دورے پر جاتا ہوں تو کبھی بھول کر بھی یہ خیال نہیں آتا کہ میں پاکستانی ہوں یا دوسرا کوئی نائیجیرین یا سیرالیونین یا کینیڈین یا فجین وغیرہ ہے۔ کوئی واسطہ بھی نہیں گذرتا نہ جسم حائل ہوتا ہے۔ نہ رنگ نہ نسل یہ اس بات کا نشان ہے کہ احمدی مؤحد ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سوا کوئی جماعت دنیا کو اکٹھا نہیں کر سکتی۔ یہ سب توحید کی برکت اور اس کا کرشمہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ جو نور چمکا ہے کہ جس سے چھوٹے بڑے کی تفریق مٹ گئی اور قومیت کے مناظر غائب ہو گئے۔ یہ توحید کا نور تھا اس نے آسمان کے نور کو کھینچا اور اس کے ملنے سے نورٌ علیٰ نور کا نظارہ سامنے آگیا ہے۔ یہ وہ توحید ہے جس سے بنی نوع انسان کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس توحید کی حفاظت مال اور جان دے کر کرو اسی کے ذریعے سے روحیں اللہ تعالیٰ کے تعلق سے سرشار ہوتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افریقہ کے ان لوگوں کا ذکر فرمایا جنہوں نے غیر معمولی اخلاص اور جانکاہی سے خدمت کی اور فرمایا کہ خدمت تو سب نے کی ہے مگر یہ لوگ غیر معمولی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک پیراماؤنٹ چیف کا ذکر فرمایا۔ جو حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں۔ انہوں نے حضور کو لکھا کہ میری احمدیت کی وجہ آپ کے مربیان کی غیر معمولی قربانیاں ہیں۔ وہ ایسی ایسی خوفناک جگہوں پر بھی گئے۔ جہاں ہم بھی نہیں جاتے اور جہاں ہمارا بھی رہنا مشکل ہے۔ اتنے خوفناک مچھر اور کیڑے مکوڑے ہیں کہ ایک دفعہ جسم سے چمٹ جائیں تو ان کا الگ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسی جگہوں پر یہ بار بار گئے اور پیغام پہنچایا۔ ان پیراماؤنٹ چیف نے بتایا کہ ایک دفعہ احمدی ہونا مشکل نظر آتا تھا لیکن جب میں احمدی ہوا تو لگتا تھا کہ ساری دنیا ہی بدل گئی ہے۔ ہر طرف نور ہی نور ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس مرحلے پر غیر معمولی اخلاص سے کام کرنے والوں کے نام بیان فرمائے اور جماعت کو تلقین کی ان سب کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سال عالمی بیعت میں سیرالیون اول رہا۔ اور سالہا سال سے یہ ملک اس دوڑ میں اول آ رہا ہے۔ دوسرے نمبر پر تین ملکوں کے ایک گروپ میں گیمبیا شامل ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افریقہ کے مقامی معلمین کی خدمات کو غیر معمولی الفاظ میں سراہا اور فرمایا کہ ان کی کوششوں کا حالیہ کامیابیوں میں بہت نمایاں حصہ ہے یہ افریقی معلمین تقریر کے فن میں ایسے ماہر ہیں اور ترجمہ کے فن میں ایسے کامل ہیں کہ اس کی مثال نہیں ملتی حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پوری توجہ سے ان افریقی معلمین کا خیال رکھا جائے۔ ان کی دلداری کی جائے اور کیڈر کو بھول کر ان کو ضروری سہولتیں مہیا کی جائیں۔ اور کسی جگہ کوئی مشکل ہو تو مجھے بتایا جائے تاکہ یہ معلمین پوری دلجمعی سے کام کر سکیں ان کی ذاتی اور خاندانی ضرورتیں پوری کی جائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ معلمین کویت سے آئے ہوئے اور رابطہ عالم اسلامی کے بھیجے ہوئے علماء سے شیروں کی طرح ٹکراتے ہیں اور ان کی کوئی پیش نہیں چلنے دیتے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس مرحلے پر وہ نام بیان فرمائے جو اس جلسہ سالانہ پر تشریف لائے ہیں۔ یہ اسمائے گرامی ذیل میں درج ہیں۔

افریقہ کے مقامی معلمین صاحبان

نائیجیریا کے امیر عبدالرشید اگبولا۔ ایم ایم جیبو۔ حسین سمونو۔ احمد الحسن۔ بشیر اوجو ــــ اے نوک۔

بینن سے نائب امیر ایشیر ورامی صاحب

ماریشس سے امین جواہر۔ منیر جواہر۔ مذکر جواہر۔

سیرالیون سے امیر جماعت خلیل احمد صاحب مبشر۔ عزیز الرحمٰن۔ حنیف احمد افتخار احمد گوندل۔ سیپائی سماکمارا۔ عبدالسلام کمارا۔ پادور احمد کمارا۔ شیخ یونس کانو۔ یاباک۔

گیمبیا۔ امیر داؤد احمد حنیف۔ عنایت اللہ زاہد۔ منور احمد خورشید۔ (آخرالذکر دونوں احباب نے سینیگال میں غیر معمولی کامیابی حاصل کی) منصور احمد مبشر۔ عبدالقادر بھٹی

گنی بساؤ میں موسیٰ چام۔ اسمٰعیل تراورے۔ مانن۔ صالح جابی۔ تنا چام۔

آئیوری کوسٹ سے کوبی بالی امیر جماعت۔ نائب امیر عبدالرشید انور۔ آدم معاذ کوبی بالی۔ یہ مالی کے رہنے والے ہیں۔ وہاں سے وقف کر کے آئے۔ آئیوری کوسٹ میں تعلیم حاصل کی۔ اب آئیوری کوسٹ میں جو نیا دور چلا ہے اس میں سب سے زیادہ نمایاں کردار ادا کرنے والے ہیں تومے طاہر احمد۔ نمائندہ وزیر دفاع کونان امیر بوسے۔ ابراہیم فیمی نمائندہ وزیر داخلہ۔

بورکینا فاسو سے امیر جماعت محمد ادریس شاہد۔ ابراہیم سان فو۔ اسحاق تراورے۔ محمد سا بایانا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ چند نام ہیں جو جلدی میں تیار کر کے مجھے دیئے گئے ہیں۔ خدمت کرنے والوں کی فہرست تو بہت وسیع ہے۔ سارے افریقہ میں پھیلے ہوئے خدام دین ہیں جنہوں نے اپنی کوششوں کو درجۂ کمال تک پہنچایا ہے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے توحید کے مضمون پر نہایت جامع رنگ میں روشنی ڈالی اور حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اسوہ اور سیرۃ کی روشنی میں اسے واضح فرمایا حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے آگے جتنی زیادہ عاجزی اختیار کی جائے۔ اتنا مقام بلند ہوتا ہے بعض لوگ مجھے کہتے ہیں "دعا فرمائیں" حضور نے فرمایا میری تو جان نکل جاتی ہے یہ لفظ سن کر۔ خدا کے آگے کون فرما سکتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ بھی نہ کہا کریں کہ آپ کی دعاؤں کی برکت سے یہ کام ہو گیا۔ آپ کو کیا معلوم ہے کہ خدا نے کس وجہ سے کسی کا کام آسان کر دیا۔ یہ ہی توحید خالص ہے جس کی ہمیں ہمیشہ حفاظت کرنی چاہیئے۔

حضور نے آخر میں فرمایا توحید خالص کے مضمون کو سمجھیں سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اس کا مطالعہ کریں۔ اللہ ہمیں اپنی ذات کا عرفان عطا کرے۔ عرفان کے نتیجے میں عجز پیدا ہوتا ہے اور جتنا عرفان بڑھتا ہے اتنا ہی روحانی مقامات میں ترقی حاصل ہوتی ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل تعلیمی، معاشرتی، اقتصادی وغیرہ کے بارے میں۔

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز

6۔اگست ۱۹۹۳ء

The younger generation

From Mohammad Jan

The younger generation have come to know that the Bosnians are Muslims and it was a serious crime to induce the non-Muslim states of Europe to step in and cleanse their "chaste", "just" and "highly liberal" society. Much as the Western and Zionist-controlled media did their best to suppress as much as possible the happenings in war-torn Bosnia, people did come to see the truth.

The continuous uprooting of Muslim population, the unceasing bloodshed, nay, the systematic, thoroughly planned and calculated genocide of the Bosnian Muslims with a speed that promises total destruction of the state and annihilation of Muslims of that region, all is now well understood by the average literate Muslim the world over.

The UK, Greece, Russia, Bulgaria, Germany, Austria, Slovenia and even the Vatican are all out to help Croatia and Serbia in their "holy war" against the Bosnians who are trying to hold on to their motherland. The British Prime Minister has not concealed his most cherished desire to dismember Bosnia and the destruction of any possible Islamic state within Europe.

All European powers stand united on the policy of "no help to Bosnian Muslims". If Europeans feel justified in purging their land of Muslims, what right had their forefathers to step into Asian and African soils and poking their ugly noses into other nations' business? It was definitely nothing but the dogma of "Might is right".

Karachi

The News International, Friday, August 6, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۶ اگست ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں محمد جان کہتے ہیں:

نوجوان نسل کو اب معلوم ہو گیا ہے کہ بوسنیا کے باشندے مسلمان ہیں۔ اور یہ ایک بہت بڑا جرم تھا کہ وہ غیر مسلم ریاستوں کو ان کی مدد پر مائل کیا جاتا اور انہیں اس بات کا موقع دیا جاتا کہ وہ اپنے پاکیزہ عادلانہ اور بھرپور لبرل سوسائٹی میں دخل دے سکیں۔ اور صفائی کر سکیں۔ جو میڈیا مغربی اور صیہونی قبضے میں ہیں اس نے انتہائی کوشش کر کے جتنا بھی ان سے ممکن ہوا جنگ زدہ بوسنیا کی خبروں کو دبایا۔ لیکن اسکے باوجود لوگوں کو حقائق کا علم ہو گیا۔

مسلمان آبادی کا مسلسل اپنے علاقوں سے نکال دیا جانا اور وہاں خون کی ہولی کھیلنا بلکہ کہا جا سکتا ہے ایک خاص نظام ایک منصوبے کے ماتحت بوسنیا کے مسلمانوں کا قتل عام کرنا اور وہ بھی اتنی تیزی سے کہ ساری آبادی کو جلد ہی ختم کر دیا جائے۔ اور یہ تمام بات لکھے پڑھے مسلمانوں کو دنیا بھر میں معلوم ہو گئی ہے۔ برطانیہ یونان، روس، بلغاریہ، جرمنی، آسٹریا اور اسی طرح ویٹیکان (پوپ کا علاقہ) تمام کے تمام کروشیا اور سربوں کی امداد پر تلے ہوئے ہیں تاکہ وہ بوسنیا کے خلاف اپنی جنگ مقدس جاری رکھ سکیں بوسنیا کے لوگ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ وہ اپنی مادر وطن کے ساتھ چمٹے رہیں برطانوی وزیراعظم نے اپنی اس خواہش کو کسی طرح بھی چھپانے کی کوشش نہیں کی کہ بوسنیا کے حصے بخرے کر دئیے جائیں اور یورپ میں قائم ہونے والی اسلامی ریاست کا خاتمہ کر دیا جائے یورپ کی تمام حکومتیں متحد ہیں اور ان کی پالیسی یہ ہے کہ بوسنیا کے مسلمانوں کی کچھ مدد نہ کی جائے۔ اور یورپ کے لوگ سمجھتے ہیں کہ جائز ہے کہ مسلمانوں کو ان کے علاقوں سے نکال دیا جائے تو ان کے آباؤ اجداد کو کس نے یہ حق دیا تھا۔ کہ وہ ایشیا اور افریقہ میں قابض ہو جائیں اور وہاں کے جملہ امور میں دخل اندازی کریں۔ یہ یقیناً ایسی ہی بات ہے جیسے کہتے ہیں کہ جسکی لاٹھی اس کی بھینس۔

۔یہ خط کراچی سے لکھا گیا۔

Public schools

MR Ayaz Amir has touched upon some weak areas of our national life in his Islamabad Diary (Aug 2). While his points regarding the minuscule Budgetary allocations for education and medium of instructions are quite valid, his observations regarding "public schools" need to be put in the correct perspective. He summarily dismisses these institutions and calls for their outright elimination.

This is the second time that he has made the mistake of confusing 'Public schools' with 'State or government schools' although on the previous occasion I corrected him on telephone. This is probably because he never went to a public school but really to a State school.

Public schools are actually purely private schools, where the whole burden of expenses are on the parents only. To accept his rationale would be to impose the worst kind of regimentation is our society and would be tantamount to prescribing by law that everybody should live in a two-room house, regardless of their resources; travel by government transport and go to a government hospital.

As a natural corollary, it would mean taking away the people's liberty and freedom of choice and their right to do whatever their genuine resources permit them. I am sure he does not really mean that even if someone has bonafide sources of income, they must not be permitted to have good limousines; they must not be allowed to travel by PIA (what to speak of First Class) they must not be free to go to a specialist of their choice and so on.

The rights of a private citizen to send his children to an educational institution of his choice are equally sacrosanct and immutable. The socialist system has collapsed since Ayaz Amir was there in Kremlin at the Pakistan Embassy!!

AGHA KHALIL AHMAD
Sadiq Public School,
Bahawalpur

DAWN MONDAY, AUGUST 9, 1993

ڈان

9۔اگست ۱۹۹۳ء

آغا خلیل احمد صادق پبلک سکول (بہاولپور)، ڈان کے ۹ اگست ۱۹۹۳ء کے شمارے میں پبلک سکولوں کے متعلق کہتے ہیں:-

مسٹر ایاز امیر نے ہماری قومی زندگی کے بعض کمزور پہلوؤں کی طرف اپنی اسلام آباد ڈائری (۲ اگست) میں اشارے کئے ہیں۔ جبکہ ان کی باتیں تعلیم کے لئے بجٹ اور طرز تعلیم کے سلسلے میں تو درست ہیں ان کے پبلک سکولز کے متعلق خیالات کو صحیح تناظر میں لانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے جھٹ پٹ فیصلہ کرتے ہوئے ان اداروں کو ڈس مس کر دیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ انہیں کلی طور پر ختم کر دیا جائے۔

یہ دوسرا موقعہ ہے کہ انہوں نے پبلک سکولوں اور سٹیٹ یا گورنمنٹ سکولوں کو آپس میں گڈمڈ کر دیا ہے۔ اگرچہ اس سے قبل میں نے ٹیلیفون پر انہیں اس غلطی کی طرف توجہ دلائی تھی غالباً وہ ایسا اس لئے کرتے ہیں کہ انہوں نے کبھی پبلک سکول میں تعلیم حاصل نہیں کی۔ وہ درحقیقت سٹیٹ سکول میں پڑھتے رہے ہیں۔

پبلک سکول حقیقت میں خالصتاً نجی سکول ہوتے ہیں۔ جہاں اخراجات کا سارا بوجھ والدین کو اٹھانا پڑتا ہے اگر ہم ان کی منطق کو مان لیں تو اس طرح سوسائٹی کو خاصا سختی کے ساتھ چلایا جانے کا انتظام کرنا پڑے گا۔ اور یہ بالکل ایسا ہی ہوگا گویا یہ قانون بنا دیا جائے کہ ہر شخص صرف دو کمروں کے مکان میں رہے۔ حالانکہ اس کے وسائل کتنے ہی زیادہ ہوں۔ وہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سے سفر کرے اور گورنمنٹ کے ہسپتالوں ہی میں علاج کے لئے جائے۔

اس کی ایک ضمنی بات یہ بھی ہے کہ اس کا یہ مطلب ہوگا کہ لوگوں کی اس سلسلے میں آزادی چھین لی جائے کہ وہ جو جائز طور پر وسائل رکھتے ہیں ان کو استعمال کرنے کا انہیں حق ہے۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ وہ ایسا نہیں کرنا چاہتے۔ کہ اگر کسی کے پاس جائز آمدنی ہو تو انہیں اس بات کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ اس اچھی لیموزین (گاڑی) رکھ سکیں۔ انہیں اس بات کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ پی۔ آئی۔ اے کے ذریعے سفر کریں۔ (فرسٹ کلاس میں سفر کرنے کی تو بات ہی کیا ہے) انہیں اس بات کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ اپنی مرضی کے سپیشلسٹ کے پاس علاج کے لئے جا سکیں۔

یہ ایک شہری کا حق ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اپنے انتخاب کے مطابق تعلیمی ادارے میں بھیجے۔ یعنی جس تعلیمی ادارے میں وہ چاہے اسے بھیجے یہ حقوق مقدس ہیں اور ناقابل تنسیخ۔ جب ایاز امیر کریملن میں پاکستان کے سفارت خانے کے ایک رکن تھے اس وقت کا سوشلسٹ سسٹم دھڑام سے گر چکا ہے۔

دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا اصل

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ایک اصل ہے جو حضرت امام نے ہمارے ہاتھ میں دیا ہے۔ کام میں، کاج میں، سونے میں، جاگنے میں، کھانے میں، پینے میں لباس میں، پوشاک میں، گھر میں، باہر میں، عادات میں، رسم و رواج میں شغل میں اور بیکاری میں، شادی میں غم میں، لین دین میں، غرض اپنے کل کاروبار میں اس اصل کو نصب العین رکھو اور جانچتے رہو کہ دنیا مقدم ہے یا کہ دین پھر ولایت کا کونسا درجہ ہے جس کو حاصل نہیں کر سکتے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان ۔ ناصر احمد خالد

مکرم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب

میرے برادر نسبتی مکرم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ لاہور چند ہفتے بیمار رہنے کے بعد امریکہ میں گیارہ جون کو وفات پا گئے۔ تین مئی کو وہ علاج کے لئے امریکہ روانہ ہوئے۔ ۱۰ مئی کو ان کی سرجری ہوئی۔ مگر گرتھ بہت زیادہ پھیل جانے کی وجہ سے آپریشن نامکمل اور ناکام رہا اور ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ اور اس کے ایک ماہ بعد ان کی وفات کی خبر آ گئی۔ آپریشن سے قبل انہوں نے ہسپتال سے فون پر حضرت صاحب سے لندن لمبی بات کی اور اپنی بیماری کے متعلق بتا کر دعا کی درخواست کی۔ یہاں لاہور کی احمدیہ دارالذکر اور بیت النور ماڈل ٹاؤن۔ اسلامیہ پارک میں بھی دعا کے اعلان ہوتے رہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی۔ ان کا جسدِ خاکی ۱۷ جون صبح کو امریکہ سے براستہ کراچی لاہور پہنچا۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ لاہور ائیرپورٹ پر عزیزوں اور دوستوں کے علاوہ پیرانہ سالی کے باوجود مکرم چوہدری عزیز احمد باجوہ صاحب سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ اپنے بیٹے طارق باجوہ صاحب ایڈووکیٹ اور سی۔ اے۔ رحمان صاحب ایڈووکیٹ کے ہمراہ تابوت لینے پہنچے ہوئے تھے (یہ مزید دکھ اور صدمہ کی بات ہے کہ مکرم باجوہ صاحب بھی تقریباً نوّے سال کی عمر میں گیارہ جولائی کو اچانک وفات پا گئے)

صبح نو بجے ان کی رہائش گاہ ۴۔ میکلوڈ روڈ پر جنازہ ادا کیا گیا جس میں عزیزوں۔ دوستوں۔ احباب جماعت احمدیہ لاہور کے علاوہ بیشمار وکلاء حضرات بھی شامل ہوئے۔ جن میں کئی غیر از جماعت دوست بھی شامل تھے اور جنازہ ربوہ روانہ ہونے تک سب احباب سوگوار کھڑے رہے۔ اسی دن عصر کے بعد بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے دعا کرائی اور اس طرح آپ کا سفر آخرت نیک اختتام کو پہنچا۔

محترم چوہدری صاحب ایک کامیاب وکیل۔ ایک غیرت مند احمدی اور نڈر داعی الی اللہ تھے۔ اور ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا وہ احمدیوں کے بارے میں امتیازی قوانین کے معاملہ میں بہت جذباتی اور دل گرفتہ رہتے تھے جب احمدی ہونے کے "جرم" میں وفاقی شرعی عدالت کے ججوں نے ان کے پیش ہونے پر پابندی لگا دی تو پاکستان کے انگریزی اخبارات خاص کر "ڈان کراچی" نے اس ایشو پر تفصیلی خبریں شائع کیں اور پاکستان اور دوسرے ممالک کی انسانی حقوق کی انجمنوں نے اس واقعہ کا خاص طور پر نوٹس لیا۔ ایک دفعہ لاہور بار کی ایک تقریب میں صدارت کرتے ہوئے مشہور جج اور ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کے چیئرمین مسٹر جسٹس دراب پٹیل نے اس واقعہ کے حوالہ سے کہا کہ "ملّا بھی وفاقی شرعی عدالت میں پیش نہیں ہو سکتے" (یاد رہے کہ سر ڈنشا فریدون جی مُلّا مشہور پارسی قانون دان اور بمبئی ہائی کورٹ کے جج تھے۔ جو کہ محمڈن لاء پر ایک مسلمہ اتھارٹی تسلیم کئے جاتے ہیں)

نظام جماعت دراصل اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کی نمائندگی کرتا ہے وہ اَیدی جن سے خدا نے تخلیق کی ہے۔ جن معنوں میں بھی وہ ہاتھ کہلاتے ہیں ان معنوں میں جو نظام جماعت ہے وہ ان ہاتھوں کی طاقت اور صناعی کی نمائندگی کرتا ہے اور انہی ہاتھوں سے (امام) بنایا جاتا ہے۔ (۔) جو براہ راست اللہ کے ہاتھوں سے بنتا ہے اور آگے پھر جو نظام جاری ہوتا ہے وہ خدا کے ہاتھوں کی نمائندگی میں جاری ہوتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ایک چھوٹی سی بات

مکرمہ صادقہ شمس صاحبہ ناصر آباد ربوہ سے لکھتی ہیں:

چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال نہ کرنے کے بعض دفعہ ہم بڑے بڑے نقصانات کر لیتے ہیں۔ پچھلے سال برسات کے موسم میں ایک دن ربوہ میں ۶ گھنٹے لگاتار بارش ہوئی۔ ہمارے مکان کی چھت سے پانی اوورفلو ہو کر دیواروں میں پڑنے لگا ہم بڑی پریشان تھیں کہ یہ پانی کہاں سے آ رہا ہے اور کیوں آ رہا ہے۔ بارش اتنی تیز تھی کہ چھت پر چڑھنا محال تھا۔ پانی دروازوں کی درزوں میں سے اندر آنے لگا آخر خدا خدا کر کے بارش رکی، چھت پر جا کر دیکھا تو چھت ایک جھیل بنی ہوئی تھی اور خس و خاشاک سے دونوں پرنالے بند پڑے تھے۔ پرنالے کھولے پانی نکل گیا مگر ہمارا ہزاروں کا نقصان ہوا۔ ایک تو سارے گھر کا ڈسٹمپر خراب ہوا دوسرا آج سب دیواروں میں نمی آ جانے سے کلر نکل رہا ہے۔

اس واقعہ کی روشنی میں میری یہ گذارش ہے کہ آجکل پھر برسات کا موسم ہے اس لئے آسمان کے ابر آلود ہوتے ہی ہمیں اپنی چھتوں کے پرنالے چیک کر لینے چاہئیں۔

جہاں والدین اپنے بچوں کی خاطر ان کے آرام اور انکی تعلیم کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھتے ہیں وہاں بچوں کو بھی اپنے والدین کی خاطر چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

پرسوں میری ایک دوست نے بتایا خدا جانے بچوں کو کیا ہو گیا ہے سارا دن کھیل میں مگن یا عمران سیریز میں محو ہوتے ہیں جو کام کہو۔ اچھا امی جان کھیل ختم کر لوں ابھی کرتا ہوں یا پھر یہ کہ یہ کہانی کا بڑا دلچسپ موڑ ہے ختم کر لوں ابھی کرتا ہوں۔ اور اتنی دیر میں وہ ضرورت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ اور نقصان بھی ہوتا ہے۔ کل میں نے بچے سے کہا استری بند کر دو وہ کہانی پڑھنے میں مگن تھا۔ اتنے میں کمبل بھی جل گیا اور میز بھی جل گیا۔ دوسری دوست کہنے لگی میرے ساتھ بھی یہی حال ہوا۔ بچے سے کہا دو منٹ بعد چولہا بند کر دینا۔ خود میں نے عبادت شروع کر دی۔ بچہ ٹی وی پر گیم دیکھتا رہا اور دودھ ابل ابل کر آدھا رہ گیا اور چولہا الگ گندہ ہوا۔ اور ایک دن بچی ٹی وی دیکھنے میں اتنی مگن تھی کہ دادی اماں کو ناک میں ڈالنے کے لئے کان میں ڈالنے والی دوا دے آئی۔

ان واقعات کی روشنی میں میں بچوں کو ایک چھوٹی سی بات کہنا چاہتی ہوں کہ جب امی ابو یا دادی اماں کوئی کام کہیں تو سب کام چھوڑ کر فوراً کہنا مانا کریں۔ خدا تعالیٰ نے والدین کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ بھی آپ سے خوش ہو گا اور والدین بھی خوش ہوں گے گویا کہنا ماننے سے آپ خدا تعالیٰ اور والدین کی خوشنودی حاصل کریں گے اور نقصان سے بھی بچ جائیں گے۔ ایک تیر سے تین شکار

مکرم صوبیدار ریٹائرڈ نذر حسین "الوقار" فیکٹری ایریا ربوہ سے لکھتے ہیں:

آم بازار میں آ چکے ہیں اور کچھ دنوں تک ان کی آمد میں اضافے کی اُمید ہے مختلف اقسام مختلف حسب و نسب کے آم آئیں گے اور احباب اپنے اپنے ذوق اور بساط کے مطابق اس نعمت خداوندی سے مستفیض ہوں گے۔ جہاں بڑے اعلیٰ خاندانوں سے متعلق آم آئیں گے وہاں ان کے ساتھ ہی ساتھ دیسی آم بھی تشریف فرما ہوں گے جو اپنی لذت و ذائقہ کے اعتبار سے نسلی آموں سے کسی صورت کم نہ ہوں گے۔ ان دیسی آموں کی رس چوستے سمے "اس بات کی احتیاط" اوش" ہو کہ ان کی گٹھلی کو منہ میں سالم طور پر ڈال کر نہ چوسا جائے اور جو تھوڑی بہت رس گٹھلی کے ریشوں میں پھنس جائے اس کو بلا تکلف چھوڑ دیا جائے اور کسی طرح گٹھلی کو منہ میں نہ ڈالا جائے کیونکہ اس میں پھسل جانے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے اور ذرا سی غفلت کے باعث گٹھلی کے حلق میں پھنس جانے کا امکان ہوتا ہے جو کہ مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ اسلئے ضروری کہ گٹھلی کو منہ میں ڈال کر نہ چوسا

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم مشہود احمد صاحب ناصر نودی کھوکھر لکھتے ہیں:

امید ہے کہ آپ خیر وعافیت اور کشش (؟) سے ہونگے، اللہ تعالےٰ آپکو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خوشیوں اور برکتوں سے نوازے۔

اختصار سے کام لیتے ہوئے بغیر تمہید کے اس وقت صرف ایک لفظی درستی کے لئے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس کا تعلق الفضل کے شعبہ کتابت سے ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے "الفضل" میں کتابت کی درستی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ کسی غیر کو بھی غلطی نکالنے کا کم ہی موقع ملتا ہے۔ "الفضل" میں عام طور پر لفظ "چوہدری" لکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ ۱۱ مئی صہ۶، ۱۳ مئی صہ۶، ۱۷ مئی صہ۳ اور تازہ الفضل ۱۶ جون صہ۱ پر "چوہدری" اسی طرح لکھا ہوا ہے۔ اور الفضل میں اسی طرح لکھا جاتا ہے۔ چونکہ ہم الفضل کی کتابت کو ہر طرح سے درست تسلیم کرتے ہیں۔ اس لئے اس لفظ کو درست ہی سمجھا۔ مگر دیگر اخبارات ورسائل میں اسی لفظ کو میں نے اکثر "چوہدری" کی بجائے "چودھری" لکھا ہوا دیکھا ہے اور "د" کے بعد "ر" سے قبل دوچشمی "ھ" ہے۔ میں نے دونوں لفظوں کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ لفظ "چوہدری" غلط ہے اور "چودھری" درست ہے۔ کیونکہ لغت میں "چوہدری" کا لفظ نہیں ہے۔ بلکہ "چودھری" ہے۔ اور "چودھ" شاہی زمانے کا ایک عہدہ ہوتا تھا۔ اور چودھر، چودھرات، چودھراہٹ، چودھرایت اور چودھرائی کا مطلب ہے۔ حکومت، سرداری، رتبہ، منصب اور چودھرانی یا چودھرائن، "چودھری" کی تانیث ہے۔ کسی قوم یا فرقے کا سردار۔ سرغنہ۔ نمبردار میر محلہ۔ میر بازار۔ گاؤں کا سردار۔ "چودھری" کہلاتا ہے۔ بنگال میں زمینداروں کا سرکاری خطاب بھی ہے۔ زیادہ تفصیل یا وضاحت کرنا مقصد نہیں ہے، صرف عاجزانہ، دردمندانہ اور غریبانہ گذارش ہے کہ "چوہدری" کی بجائے لفظ "چودھری" لکھا جانا چاہیئے۔ کیونکہ لفظ "چوہدری" غلط ہے اور "چودھری" درست ہے (اگر آپ یہ چند سطور شائع کردیں تو دیگر احباب اور قارئین کا بھی فائدہ ہو جائے گا۔ اور ان کے علم میں بھی بات آجائے گی۔ امید ہے کہ آپ اس لفظی درستی کو ضرور شائع کریں گے)

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری لکھتے ہیں:

آج مورخہ ۸ اگست ۱۹۹۳ء کے الفضل میں آپ کے "کاغذی ہے پیرہن" کے عنوان کے تحت یہ تحریر کیا ہے کہ "سیرالیون میں محترم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر کی کوششوں سے سیکنڈری سکول فری ٹاؤن میں قائم کیا گیا"۔ اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ سیرالیون میں پہلا سیکنڈری سکول فری ٹاؤن میں کھولا گیا جو درست نہیں۔

سیرالیون میں سب سے پہلا سیکنڈری سکول ستمبر ۱۹۶۰ء میں مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب کی کوششوں سے بو میں جاری کیا گیا اور محترم شیخ صاحب ہی اس سکول کے پہلے پرنسپل تھے۔ خاکسار بھی ان دنوں وہاں ہی تھا۔

پھر ۱۹۶۴ء میں دوسرا سیکنڈری سکول فری ٹاؤن میں مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نے جاری کیا چند ماہ آپ اس کے پرنسپل شپ کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔

اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون میں سیکنڈری سکولز کی تعداد بیس سے بھی زائد ہو گئی ہے اور پرائمری سکولز کی تعداد ایک سو سے بڑھ چکی ہے (۔) یہ سب سکولز ملک وقوم کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

مکرم امان اللہ امجد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ سے لکھتے ہیں:

خدا کے فضل سے الفضل روزانہ صبح کے وقت ایک نیا اور زندگی بخش پیغام لے کر آتا ہے۔ اب تو اس کے ساتھ ایک ایسا تعلق قائم ہو چکا ہے کہ جس دن ناغہ ہو تو سارا دن ایک تشنگی کا احساس غالب رہتا ہے۔ خدا کرے کہ یہ روحانی نہر ہمیشہ جاری وساری رہے اور ہم اس سے فیضیاب ہوتے رہیں۔

گذشتہ دنوں ۲۶ جولائی کے شمارہ میں آپ کا اداریہ "منصوبہ بندی کی ضرورت" پڑھا۔ جس میں آپ نے وقت کے صحیح استعمال کی طرف توجہ دلائی ہے۔

اس وقت ہمارے معاشرے میں جہاں وقت ضائع کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ وقت کی اہمیت اور قدروقیمت کی طرف توجہ دلانا بہت ضروری ہے۔ زندہ قومیں ہمیشہ وقت کے ایک ایک لمحہ سے فائدہ اٹھاتی ہیں اور یہی ان کی کامیابی کا بنیادی گر ہے۔

پھر آپ نے لکھا ہے بلا سوچے سمجھے ہر کام شروع کرنے کی بجائے سب سے پہلے اس کے متعلق اچھی طرح سوچ لینا چاہیئے کہ کیا کرنا ہے اور کس طرح کرنا ہے۔ اس کے منفی اور مثبت پہلوؤں پر پر تفصیلی غور کرلیں تو کام میں کامیابی کے امکانات روشن ہو جاتے ہیں۔ وقت کی اس منصوبہ بندی کی ضرورت ہر شعبہ زندگی میں ہے۔ اگر ہم سب میں وقت کی اہمیت کا احساس اور اس کے مطابق منظم رنگ میں کام کرنے کی عادت پیدا ہو جائے تو نہ صرف وقت کا صحیح استعمال ہوگا۔ بلکہ اپنی صلاحیتوں کو مزید اجاگر کر سکتے ہیں۔ اور یہی ہمارے روشن تر مستقبل کی ضمانت ہے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس عظیم نعمت کی قدر کرنے اور صحیح رنگ میں اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق دے کیونکہ ہمارے پاس وقت بہت تھوڑا ہے۔ جس کا احساس ہمیں یہ شعر بار بار دلا رہا ہے۔

وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
ملگجی ہو رہی ہے شام چلو

مکرمہ ماریہ سیف صاحبہ حشمت میموریل ہائی سکول گلشن اقبال کراچی سے لکھتی ہیں:

الفضل مورخہ ۲۶ جولائی میں ملک نجیب احمد صاحب نے ایک معاشرتی برائی کی طرف توجہ دلائی تھی کہ چھوٹے لڑکے اور بعض بڑے بھی۔ بسوں۔ ریلوں۔ تاریخی عمارتوں وغیرہ کی دیواروں پر اپنا نام یا فضول شعر یا نامناسب عبارت لکھ دیتے ہیں۔

لیکن میں ایک مٹانے والی معاشرتی برائی کی نشاندہی کرتی ہوں۔ اومنی بسیں جب اپنے کسی ٹرمینس پر پہنچتی ہیں تو مسافروں سے خالی ہو جاتی ہیں۔ اور ہر بس کو اپنی باری پر چلنے کے لئے لائن اور قطار میں لگنا پڑتا ہے۔ ڈرائیور اور کنڈیکٹر کھانے پینے کے لئے دوکان یا ہوٹل میں چلے جاتے ہیں۔ اس دوران بعض شرارتی لڑکے ان خالی بسوں، ویگنوں کے اندر جا بیٹھتے ہیں اور بسوں کے اندر جو ہدایات پینٹ کر کے لکھی ہوتی ہیں۔ اس عبارت میں سے ضروری لفظ کو کھرچ کر مٹا دیتے ہیں مثلاً ہر بس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ "سیٹوں پر پاؤں نہ رکھیں"۔ "بغیر ٹکٹ سفر نہ کریں" ان فقروں میں سے چھوٹا سا مگر اہم لفظ "نہ" کھرچ کر مٹا دیتے ہیں تو عبارت یوں تبدیل ہو کر رہ جاتی ہے کہ سیٹوں پر پاؤں رکھیں۔ بغیر ٹکٹ سفر کریں اور ہدایات کا مفہوم الٹا کر مقصد فوت ہو جاتا ہے یہ بہت بری بات ہے۔ ایسی حرکت سے پرہیز کرنا لازم ہے۔

خدمت خلق

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے منتظمان باورچی خانہ کو تاکید کی کہ:۔

"آجکل موسم بھی خراب ہے اور جس قدر لوگ آئے ہوئے ہیں یہ سب مہمان ہیں اور مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے۔ اس لئے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو۔ اگر کوئی دودھ مانگے دودھ دو۔ چائے مانگے چائے دو۔ کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اسے پکا دو"

(ملفوظات جلد ۶، صہ۱۱۹)

بقیہ: صہ۴

جائیے۔ آموں کے موسم میں احباب نے اخبارات میں کئی بار گٹھلی کے حلق میں پھنس کر اس سے مہلک اثرات کا ذکر پڑھا ہوگا۔ بچوں کو خاص طور پر تاکید کی جائے کہ وہ گٹھلی کو ہاتھ میں تھام کر ہی آموں کو چوسیں اور یوں اس کے مہلک امکانات سے محفوظ رہیں۔

یہ چھوٹی سی بات ایک بڑے حادثہ سے بچے جانیکی غرض سے پیش خدمت ہے۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۹۰۶۷ میں

اعجاز احمد نیر ولد میاں محمد صدیق قوم ہنجرا پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۱-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ اعجاز احمد نیر طاہر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ بشیر احمد کاہلوں استاد جامعہ احمدیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ میر غلام احمد نسیم جامعہ احمدیہ۔

مسل نمبر ۲۹۰۶۸ میں

حکیم محمود احمد ولد حافظ محمد یوسف صاحب جہلمی قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ دارالصدر غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷-۵-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۶۴+۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت وحکمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حکیم محمود احمد دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری رشید الدین وصیت نمبر ۱۴۷۵۷۔ گواہ شد نمبر۲۔ مولانا عبدالباسط وصیت نمبر ۱۴۵۹۰۔

مسل نمبر ۲۹۰۶۹ میں

رشید احمد ولد عزیز احمد قوم گجر پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۵-۱۹۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ رشید احمد طاہر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ ناصر احمد جہلمی وصیت نمبر ۲۶۷۹۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ راجہ مبارک احمد وصیت نمبر ۲۶۵۷۱۔

مسل نمبر ۲۹۰۷۰ میں

منیرہ سلیم زوجہ محمد سلیم قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷-۵-۱۹۹۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زیور طلائی ۳ تولہ مالیتی ۱۰۰۰۰/- روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۷۰۰۰/- روپے (۳) سلائی مشین مالیتی ۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ منیرہ سلیم ۴۵۵ گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳۔ گواہ شد نمبر۲۔ رانا منظور احمد ناظم خدمت خلق علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۰۷۱ میں

عزیز احمد کھوکھر ولد منظور احمد کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں حال لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۲-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عزیز احمد کھوکھر A-134 دارالحمد نیو مسلم ٹاؤن وحدت کالونی لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ وسیم احمد A-134 نیو مسلم ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۲۔ زاہد محمود سندھو A-134 نیو مسلم ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۰۷۲ میں

افتخار اللہ سیال ولد سمیع اللہ سیال قوم سیال پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وحدت کالونی لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴-۲-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ افتخار اللہ سیال ۱۹/۳۴ دارالرحمت وسطی ربوہ حال A-134 نیو مسلم ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ زاہد محمود مسل نمبر ۲۸۶۰۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ وسیم احمد A-134 نیو مسلم ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۹۰۷۳ میں

طاہر اقبال ولد نذیر احمد صاحب۔ قوم بھٹ سرا پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحیم یار خان حال لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳-۳-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان دارالقضاء

(مکرم اللہ دتہ صاحب بابت ترکہ مکرم کریم بخش صاحب)

مکرم اللہ دتہ صاحب ابن مکرم کریم بخش صاحب بھٹہ ساکن محلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا اُن کا پلاٹ نمبر ۲۲/۱ واقع محلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ بتفصیل ذیل اُن کے ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

۱۔ مکرم اللہ دتہ صاحب (بیٹا) ۷/۱/۲ مرلے
۲۔ مکرمہ سلیمہ بی بی صاحبہ (بیٹی) ۲/۱/۲ مرلے (بر رقبہ موصوفہ نے اپنے والد صاحب سے خریدا ہوا ہے)

دیگر ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ محترمہ امام بی بی صاحبہ بیوہ
۲۔ " رفیقہ بی بی صاحبہ بیٹی
۳۔ " حمیدہ بی بی صاحبہ "
۴۔ " سلیمہ بی بی صاحبہ "
۵۔ " حفیظہ بی بی صاحبہ "
۶۔ " رضیہ بی بی صاحبہ "
۷۔ " مبارکہ بی بی صاحبہ "
۸۔ " ناصرہ بی بی صاحبہ "
۹۔ " امتہ السلام صاحبہ "
۱۰۔ " عصمت بی بی صاحبہ "
۱۱۔ مکرم اللہ دتہ صاحب (بیٹا)
۱۲۔ " محمد سلیم صاحب "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ: صا

۷ اگست ۹۳ء کو بیت المبارک ربوہ

میں کیا۔ عزیزم انس مختار محترم چوہدری مختار احمد صاحب مغلپورہ گنج لاہور کا پوتا اور محترم چوہدری شکر الٰہی صاحب آف ڈسکہ کا نواسہ اور حضرت چوہدری نظام الدین صاحب بنی پور کی نواسی کا بیٹا ہے۔ اسی طرح عزیزہ عابدہ جمال حضرت چوہدری نظام الدین صاحب کی پوتی کی پوتی ہے اور حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے بھتیجے کی پوتی ہے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے اپنے خطبہ میں ان دونوں خاندانوں کے ان بزرگوں کا ذکر خیر تعارف کے طور پر فرمایا کہ یہ تفصیل اس لئے بیان کی ہے کہ احباب جب دعا کریں تو مدنظر رکھیں کہ یہ مخلص شیدائی اور قدیم خاندانوں کے نونہال ہیں اور ان کا ایک نیا تعلق ایک نیا شجرہ طیبہ کی شکل میں ہونا مقدر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک کرے اور وہ نسل عطا کرے جو اپنے بزرگوں کی شاندار روایات کو زندہ رکھے۔ ازاں بعد انہوں نے ایک پُر اثر دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

بقیہ: صا٦

پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ طاہر اقبال الجاوید سپلائی کارپوریشن بستی نورے والی رحیم یار خان حال A-۱۳۴ نیو مسلم ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ زاہد محمود وصیت نمبر ۲۸۰۰۴۔ گواہ شد نمبر۲۔ وسیم احمد A-۱۳۴ نیو مسلم ٹاؤن لاہور۔

روائتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران
فون ۶۴۹-۴۵۳۴

قدیمی ـــــ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
کراچی: ــــ فون: ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
ملتان: ۶۸۱-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پیٹرول پمپ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
رحیم یار خان: ــــ فون: ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون: ۵۵۸

۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ
خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ

اولاد سے محرومی ○ اولاد نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا
اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی
بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون 218534-219065
PP 548179
PP 510564

سنہری موقعہ
نہایت باموقعہ رقبہ ۴، ۵، ۸، ۱۰ مرلہ ایک کنال، دو کنال کے پلاٹس۔ سوئی گیس۔ پانی۔ بجلی اور پختہ سڑکوں کی سہولتوں کے ساتھ۔ خواہش مند جلد رابطہ کریں
عزیز احمد خان پراپرٹی مرکز
فون گھر: ۴۱۴ ــــ ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ

تریاقِ اٹھرا	نورِ کاجل	نورِ نظر	زد جام عشق	اکسیر معدہ	قند شفا	حب سعال	خورشید یونانی دواخانہ
فی ڈبی -/۲۰	فی شیشی -/۵	اولاد نرینہ کے لئے فی کورس -/۶۲۵	۳۰ گولی -/۳۰۰	-/۸ -/۱۵ -/۳۰	نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰	کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰	رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۹ ـ اگست ـ گرمی اور حبس میں کمی نہیں ہوئی

○ ملکی سیاسی جماعتوں کے تعاون سے الیکشن کمیشن نے عام انتخابات کے لئے ایک ضابطہ اخلاق کو آخری شکل دے لی ہے اس کے مطابق نظریہ پاکستان، ملکی سلامتی عدلیہ اور فوج کے خلاف تقاریر کی اجازت نہیں ہوگی۔ حریفوں کے جلسوں یا تقریروں میں مداخلت اشتہارات کی تقسیم پوسٹر چسپاں کرنے سے روکنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

○ عام انتخابات میں کالا دھن ناجائز اثاثے استعمال نہیں کرنے دئے جائیں گے۔ یہ ساری دولت ضبط کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے اس بارے میں صدارتی آرڈی ننس جلد جاری کر دیا جائے گا۔ کروڑوں کی جائیدادیں رکھنے والے اعلیٰ افسران کے کوائف بھی طلب کر لئے گئے ہیں۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے اس دفعہ میں اور بے نظیر بھٹو ایک ایک نشست سے الیکشن لڑیں گی۔

○ این ڈی اے نے پنجاب سے قومی و صوبائی اسمبلی کے امیدواروں کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے مطابق نوابزادہ نصراللہ این اے ۱۳۶ سے اور مصطفیٰ کھر دو سیٹوں سے انتخاب لڑیں گے۔ غلام عربی کھر قومی اسمبلی اور رفاروق کھر صوبائی اسمبلی کا انتخاب لڑیں گے ان کا انتخابی نشان چھتری ہو گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے بتایا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو سے ان کے اختلافات ضیاء کے زمانے سے چل رہے ہیں۔ ادھر مرتضیٰ بھٹو نے شناختی کارڈ بنوانے کے لئے درخواست دے دی ہے۔ انہوں نے وضاحت کی ہے کہ وہ صوبائی اسمبلی کے ۲۴ نہیں ۵ حلقوں سے انتخاب لڑیں گے۔

○ مزار قائداعظم کراچی میں مسلم لیگ کو جلسہ کی اجازت نہ دینے پر مسلم لیگی سینیٹرز نے نگران حکومت پر سخت تنقید کی اور نگران حکومت کو ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت قرار دیا۔ نگران وزراء نے کہا ہے کہ ہم سب کچھ جانتے ہیں لیکن سینٹ کے ادارے کے احترام میں خاموش ہیں۔ ہمیں دھمکانے کی کوشش نہ کی جائے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز گروپ سے ہماری کوئی بات نہیں چل رہی۔ میں وڈیروں کی دہشت گردی ختم کردوں گا۔

○ لاہور میں ڈاکے کی چھ وارداتوں میں دو لاکھ روپے چار گاڑیاں ایک ٹریکٹر اور قیمتی زیوارت چھین لئے گئے۔

○ نواز شریف اور محترمہ بے نظیر بھٹو کو ٹرین میں سفر کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ انتخابات سے قبل امن و امان تباہ کرنے اور انتخابی عمل کو سبوتاژ کرنے کے لئے دونوں سابق وزرائے اعظم ایک غیر ملکی ایجنسی کی ہٹ لسٹ پر ہیں۔ یہ انکشاف ہونے کے بعد وفاقی ایجنسیوں کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اسلام کو سب سے زیادہ نقصان ملاؤں نے پہنچایا ہے۔ پاکستان سے جب تک ملاازم رخصت نہیں ہو جاتا اسلامی اقدار کو فروغ نہیں مل سکتا اسلام غریبوں کی عظمت کا امین ہے لیکن پاکستان کے سیاسی ملاؤں نے اسے ہر ظالم حکمران کے ہاتھوں میں کھلونا بنا کر دئے رکھا۔ انہوں نے پی پی پی سرگودھا کے وفد سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ ہم نئے سوشل انقلاب کی بنیاد رکھیں گے۔

○ افغانستان میں بھی عام انتخابات اکتوبر میں کرانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ انتخابات سے پہلے تمام بھاری ہتھیار واپس لئے جائیں گے۔

○ قائم مقام صدر مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ کشمیر کی تحریک آزادی ضرور کامیاب ہوگی۔ کشمیر کے بغیر پاکستان کی تاریخ ادھوری ہے۔ مسئلہ کشمیر حل ہوئے بغیر پاکستان اور بھارت میں تعلقات معمول پر نہیں آسکتے۔

○ سابق صدر غلام اسحاق خان نے کہا ہے کہ نواز شریف حالات کو خرابی کی انتہائی حدوں پر لے گئے تھے اس لئے ان کی حکومت کی برطرفی کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا تھا۔ نواز شریف آٹھویں ترمیم کی وجہ سے وزیر اعظم بنا۔ اپنا فائدہ تھا تو اس کی حمایت کی لیکن مطلب نکلنے کے بعد مخالفت پر اتر آئے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے اقتدار سے علیحدگی اور انتخابات کا فیصلہ فوج کے دباؤ میں آکر نہیں کیا۔

○ امریکی سفیر نے پاکستان میں منشیات کے سمگلروں کے خلاف اقدامات کو مثبت قرار دے دیا ہے۔ امریکی سفیر مسٹر مونجو نے کہا کہ سمگلر سیاست دانوں کے بارے میں الیکشن کمیشن سے سوال کریں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ لاڑکانہ کی دیواروں تک پیچھا کرنے والے کو لاہور کی حدود پار نہیں کرنے دیں گے۔ عوام نے دو مرتبہ نواز شریف کو موقع دیا وہ ناکام رہے اب تیسری مرتبہ عوام انہیں موقعہ نہیں دیں گے۔

فوری فروخت جائیداد

میں اپنی زرعی زمین رقبہ ایک مربع واقع موضع جاگو والہ تحصیل و ضلع قصور (براستہ کھڈیاں) فوری فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ زمین زرخیز ہے۔ نہری پانی ششماہی ہے۔
خواہشمند حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔
محمد شریف فوجی ریٹائرڈ معرفت حیدر علی
۷ ـ بیگم روڈ ـ مزنگ ـ لاہور

حنیف ہومیو کلینک
۸۴ ـ بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن ـ لاہور
موسم گرما کے اوقات کار:-
صبح ۱۰ بجے سے ۱/۲ ۱۲ بجے تک شام ۶ بجے سے ۱/۲ ۸ بجے
ہر جمعہ کو ناغہ ہوگا۔
ایچ ڈاکٹر محمد حنیف
آف گوشہ حال لاہور

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
۱ ـ لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں
فون نیا: ۷۲۳۳۲۰۳-۴ فون پرانا: ۲۳۳۲۰۴ / ۷۲۳۱۶۸۰ ۲۳۱۶۸۰ / ۷۲۳۱۶۸۱ ۲۳۱۶۸۱

لیڈیز سلے سلائے ملبوسات کا مرکز
سلے سلائے کوٹ پر قمیص۔ کڑھائی والے لیڈیز سوٹ اور بچیوں کے جالی کے فراک۔
حبہ بوتیک ریلوے روڈ۔ ربوہ
بالمقابل یوٹیلٹی سٹور
فون ـ بوتیک ـــ ۲۱۱۶۳۸
رہائش ـــ ۲۱۱۱۹۳

7 CURATIVE SMELLS
سات کیوریٹو خوشبویات

① Digest Curative Smell	۱ ـ ڈائی جیسٹ کیوریٹو سمیل
② Emergency Curative Smell	۲ ـ ایمرجنسی کیوریٹو سمیل
③ Fever Curative Smell	۳ ـ فیور کیوریٹو سمیل
④ Flu Curative Smell	۴ ـ فلو کیوریٹو سمیل
⑤ Heart Curative Smell	۵ ـ ہارٹ کیوریٹو سمیل
⑥ Pains Curative Smell	۶ ـ پینز کیوریٹو سمیل
⑦ Temper Curative Smell	۷ ـ ٹیمپر کیوریٹو سمیل

قیمت فی سمیل 20 روپے، مکمل پیکنگ 150 روپے
تفصیلی لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ ـ پاکستان
فون سیلز: 211283 دفتر: 771 کلینک: 606

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت ۱۳۵۰۰/- ڈش ۱۲ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱ ـ ہال روڈ ـ لاہور
فون:- ۳۵۵۴۲۲ - ۷۲۳۶۵۰۸